تمہارے واسطے جگہ تیار کرکے تمہین لینے کو آؤنگا۔
پھر ایک اور جگہ لکھا ہے کہ یہ لوگ جو یہان کھڑے
ہین تب تک موت کا مزہ نہ چکھین جب تک کہ ابن آدم
نہ آویگا۔ اب فریق ثانی کہہ سکتا ہے کہ جب حضرت
مسیح نے علی نبینا علیہ السلام سوچا کہ مجھ کو یہودی
لوگ خواری سے دنیائے دون سے نکال دیوین تو
شاید میرے شاگرد وغیرہ جنمین ایک رائی کے دانہ کے
برابر ایمان نہین ہے اور جن کو تمثیل سمجھنے کی لیاقت
بھی اور جن سے ہمیشہ غلطیان صادر ہوگئین اور
جنمین طمع و لالچ بھی از حد تھی کیونکہ اونہون نے
یہودیون سے سنا تھا کہ مسیح ایک بادشاہ کے مانند
آئین گے جب کہ خود مسیح نے ان کو کہا کہ تم بارہ تختون
پر بیٹھکے اسرائیل کے بارہ فرقون کی عدالت کروگے
اس سے ان کی امید زیادہ ہوی اسلئے حضرت مسیح
نے سوچا کہ شاید میرے پیچھے یہ لوگ کونسی کارروائی
کرین اور کس کے طرف ہولیوین باوجودیکہ خود
مسیح ان کو رات دون سمجھاتے سمجھاتے تھک جاتے
تو بھی وہ ویسی ہی رہتے سوا انہون نے پیش بندی
کے طور پر لعوذ باللہ یہ وعدہ ان کو کیا کہ مین جلد
تمہارے پاس آؤنگا جیسا کہ اوپر بھی بیان کیا تاکہ
ان کے دل مطمئن ہون پر یہ پیش بندی جلدی کھل
گئی یعنے آجتک سیکڑے برس گذر چکے ابتک بھی اونہون
نے نہ لایا خود حواری بھی اپنے تمام عمر مین حضرت
مسیح کے انتظار مین ہلاک گئے یہان تک کہ آخرکار
مایوس ہوکر دنیا سے اونہون نے چلدیا ہمیشہ وہ
لوگ بادلون کے طرف نگاہ کرتے تھے کہ شاید مسیح برق
مین تشریف لاتے ہون گے اور ہمکو کوئی تخت شاہی
عطا کرینگے اس افلاس سے نکالین مگر ایسا ہوا کہ انہون
نے اوس امید مین انتقال فرمایا۔ اب فرمائیے کہ مسیح
کے اس وعدہ کو اگر کوئی مخالف پیش بندی وغیرہ
نہ کہے تو اور کیا کہے۔ آپکے ایسے اعتراضون سے
آپکی لیاقت معلوم ہوتی ہے آپکا یہ اعتراض ایسی
ہی ہے جیساکہ ملحد لوگ جو واجب الوجود کے عدم
وجود کے قایل ہین کہتے ہین کہ جو لوگ وجود خدا کے
قائل ہین یہ سراسر ان کی غلطی ہے نہ کوئی ایسا
وجود ہے نہ ہوگا کیونکہ خود ان لوگون مین ایسا
اختلاف ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دراصل خدا
کا وجود ایک وہمی واہمہ ہے کوئی قوم وحدانیت
کا قائل ہے کوئی نبوت کا کوئی تثلیث کا چنانچہ اتنے
مذاہب اور ملل دنیا مین مشہور ہین جو سراسر ایک
دوسرے کے مختلف و متناقض بداہتاً آشکارا ہین
پس بدرجۂ ثبوت پہونچا کہ جس امر مین ایسا اختلاف
فاحش ہو وہ وجود ہے کالعدم ہے لوگون کو لازم
ہے کہ ایسے توہمات پر اعتبار نہ کرین نعوذ باللہ من ذالک
بھلا فرمائیے کہ کیا ان کے اس دلیل سے ہم لوگ
ملحد بنین۔ ہرگز نہین۔ اسی طرح آپکا کلام بھی ہے
جو سراسر ایسے ہی مغالطہ اور قلت عقل کثرت جہل
سے تعلق رکھتا ہے۔ قول انکا مسلمان کبھی مصر کے
طرف الخ۔ جناب اس الزام سے مسلمان بری ہین
اوس شخص کو جو مصر مین دعوی مہدویت کرتا تھا نہ

فرقہ شیعہ مانتے ہین نہ فرقہ سنی بلکہ بعض از اشرار و اجلاف قوم اس سے ملکر چند سال فتنہ و فساد برپا کیا سوا ایسے اشرار و اجلاف اشخاص ہر ایک مذہب مین پائے جاتے ہین جو کہ ہمیشہ ایسے ایسے فساد برپا کرتے جاتے ہین ہمارے حضرت امام مہدی کے پیدا ہونے سے آگے چند علامات بیان کئے گئے ہین جسطرح حضرت مسیح سے نزول ہونے کے علامات انجیل مین مندرج ہین جب وہ آثار ظاہر ہونگے تب آپ ہی حضرت امام العصر ظہور فرمائین گے اب جو بعض اشخاص دعوی مہدویت کرتے ہین یہ ہمارے عقیدہ سے بموجب مرتد ہین ہم لوگ کیا شیعہ کیا سنی کبھی ایسون کو اعتبار نہین کرتے ہین کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح انجیل مین فرماتے ہین۔ تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہان ہے یا وہان ہے تو اسے نہ ماننا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھینگے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتین دکھا دین گے کہ اگر ہو سکتا تو برگزیدون کو بھی گمراہ کرتے الخ اسی طرح ہمارے مین بھی لکھا ہے کہ اکثر اشخاص دعوی مہدی موعود کرین لیکن ہم کو ازحد تاکید کئی گئی ہے کہ ان پر ایمان نہ لاوین۔ قول انکا جس امر مین فریقین کا اختلاف ہو الخ بہت اچھا جناب پہلے آپ ہی مسیح کا مصلوب ہونا باطل قرار دیجو۔ اور اس کے الوہیت کو جواب دیجو کیونکہ اس مین تمہارے اور ہر فرقہ مختلف القول ہین انشاء اللہ بوقت فرصت ہم اسبات پر اور کچھ زیادہ بحث کرین اسوقت اسی پر اکتفا کیا گیا۔ باآنکہ الراقم دہی کشمیر کا خادم المسلمین اور قادر بخش کیت کشت صاحب کشمیری کا قدیمی یار۔

بقیہ جواب خط مندرجہ اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۷ اجلائی

قولہ مینے عرض کی کہ جناب اگر لاثانی اور افضل سے مراد آپ کی عبارت ہو تو واضح ہو کہ عبارت کا لاثانی ہونا کوئی وجہ من جانب اللہ ہونے کی نہین۔

اقول کیون نہین ہے جب کہ کوئی معجزہ کے کرنے مین نبی کے روبرو مخالف عاجز ہوتے ہین تو اگر اسی طرح سب مخالف اس کلام کے مانند ایک سطر بھی نہ بنا سکین تو اوس کلام کو معجزہ نہ کہین تو اور کیا کہین کیون نہین قرآن کی عبارت لاثانی ہونے کے سبب سے معجزہ ہے دلیل بیان کرین۔

قولہ اور اگر ایسا مان لیا جاوے تو بہت سے شاعرون کے کتابون کو کلام الہی ماننا پڑیگا۔

اقول ایسے عقل و دانش سے آپ لوگون نے خدا کے ذات واحد کو تین تیرہ بنا دیا۔ جناب عالی ہم بھی دیکھین کہ وہ کس شاعر کی کتاب ہے جسکی عبارت قرآن کے مانند لاثانی ہو اور جس مین یہ دعوی لکھا ہو کہ اس کتاب کے عبارت کے مانند کوئی شخص ایک سطر بھی نہ بنا سکے پھر وہ دعوی آجتک ثابت بھی ہو اگر کوئی ایسی کتاب آپ کے نظر انور مین ہے تو مہربانی کرکے اسکا نام اور اوس کے مصنف کا نام بیان فرماوین کیا آپ کو نہین معلوم کہ جب عیسائی لوگ مسیح کے الوہیت کے دعوے پر یہ ایک معجزہ بطور دلیل بیان کرتے ہین کہ حضرت مسیح باکرہ سے پیدا

ہوے تو شریر لوگ یون جواب دیتے ہین کہ اگر ایسا مان لیا جاوے تو دنیا مین کتنے کنواری بچے جنے ہین انکو بہی الوہیت سے درجہ مین شامل کرنا پڑے۔ جو آپکا جواب ان کو ہوگا تو وہی ہمارا بہی قبول کیجئے۔

قولہ جب کہ آپ قرآن کو عربی زبان مین لاثانی کتاب سمجھتے ہین ایسا ہی عالم لوگ حومر کی کتاب کو یونانی زبان مین اور کل سی کی کتاب کو لاطینی زبان مین اور کالیداس کی کتاب کو سنسکرت کی زبان مین لاثانی سمجھتے ہین اس صورت مین آپ کو ان سب کتابون کو کلام آلہی ماننا ہوگا۔

اقول اب تو راہ پر آن پہونچے ایسا نہ کرنا کہ پہر آپکا پتہ نہ ملیگا۔ مگر معلوم نہین کہ آپ یونانی زبان اور لاطینی زبان اور سنسکرت کی زبان جانتے ہین یا یون ہی سنی سنائی باتین جیسا کہ پادریون کا دستور ہے دہوکہ کے واسطے بولتے ہین واضح ہو کہ کسی شاعر کی کتاب فصیح ہونی ایک اور چیز ہے تو قرآن کا فصیح ہونا اور چیز ہے۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ ہم اس جگہ بحث مین طول نہین دیتے ہین صرف اتنی ہی چاہتے ہین کہ جب آپ نے دعوی کیا کہ یہ تین کتابین اپنے اپنے زبان کی فصاحت مین لاثانی ہین چونکہ مین یہ تین زبان نہین جانتا ہون نہ مین نے کچہ تحقیق ان کتابون کے بابت سنا ہے اگرچہ مین خوب جانتا ہون کہ ان مین اور قرآن کی فصاحت مین زمین و آسمان کا فرق ہوگا تو بہی آپ کو اپنے دعوے کے اثبات کے لئے واجب اور فرض ہے کہ اس دعوے کو ثابت کرین کہ اسیطرح ان کتابون پر بہی ہر فرقہ کے عالمون نے ان کے فصاحت و بلاغت کی تفتیش و تحقیق کی ہے اور یہ ثبوت پہونچا دین سو اگر آپ ان تینون زبانون کو جانتے ہین تو بہتر نہین تو جس سے آپ نے سنا ہے اوسکے پاس پہر جاکر ذیل کے چہ شرط ان کتابون سے ثابت کرکے پیش کرین تب ہم آپکا پیچہا چہوڑین

پہلا امر یہ ہے کہ جسطرح ہمارے آنحضرت نے دعوی نبوت کرکے یہ فرمایا کہ یہ کلام وحی آلہی ہے اور اس دعوے پر اونہون نے یہ دلیل بیان کیے کہ اس کلام کے مانند جو مجہ پر خداوند سے نازل ہوتا ہے کوئی تم مین سے نہ بنا سکے اسیطرح اگر ان کتابون کے مصنفون مین سے کسی نے کچہ دعوی الہام وغیرہ کیا تو ثابت کرین۔

امر دویم یہ ہے کہ جسطرح قرآن شریف دعوی کرتا ہے کہ مین ایک لاثانی کتاب ہون تو اگر جن و انس جمع ہو تو اس کتاب کے مانند نہ بنا سکین ایسے ہی کچہ مضمون ان کتابون مین سے ہی پیش کرنا چاہیے۔

امر سویم یہ ہے کہ جسطرح آجتک مخالفون نے خواہ ہندو خواہ پارسی خواہ یہودی خواہ عیسائی خواہ فلسفی وغیرہ لاکہون آدمیون نے قرآن پر حملہ کیا حتی کہ آنحضرت کے زمانہ سے لیکر آجتک لوگون نے کسطرح اوس کی فصاحت و بلاغت کے دعوے کو توڑنے مین رات و دن کوشش کئے یہان تک کہ بعض اوقات جب زبان سے عاجز آئے تو نوبت بہ محاربہ پونہچائی مگر خدا کے فضل سے ایک حرف کا نقض اوس کے فصاحت مین نہ پایا سو آپ کو لازم ہے کہ یہ بات تواریخی طور پر ثابت کرین کہ اسیطرح ان کتابون پر بہی ہر فرقہ کے عالمون نے ان کے فصاحت و بلاغت کی تفتیش و

تحقیقات مین پے در پے حملہ کیا ہوگا کیونکہ اسبات مین
ایسا وزہ بھی شک نہین کہ قرآن کی فصاحت و
بلاغت کی تحقیقات مین لوگون کا حملہ کرنا چیز دیگر
ہے کسی اور شاعر کی کتاب کی فصاحت مین جستجو
کرنا چیز دیگر۔ جیسا کہ لوگون نے قرآن کی عبارت
مین تحقیقات کئے خواہ حق جوئی کی راہ سے یا تعصب
وعناد سے اوس کے فصاحت مین غور کیا ویسا کسی
اور کتاب مین نہین کیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اگر
کوئی شخص دعوے نبوت کرکے دنیا کے سب مذاہبون
کو باطل قرار دیوے اور ایک کتاب لاکر یہ بیان
کرے کہ میرے اس دعوے نبوت پر یہ دلیل کافی ہے
کہ اس کتاب کی عبارت جو مجھ پر وحی آلہی سے نازل
ہوتی ہے فصاحت و بلاغت مین لاثانی ہے اب اس
بات مین شک نہین کہ اوس کے دعوے کے تورنے
مین حتی الامکان سب مذاہب کے لوگ جان و دل
سے کوشش کرین بر خلاف اسکے کہ کوئی شخص ایک
فصیح کتاب تالیف کرے خواہ وہ کتاب دراصل
فصیح ہو یا نہو مگر اوس مین کچھ مذہبی جھگڑا نہو نہ اس
مین کسی مذہب کا رد و قدح ہو سو لوگ چندان
اوس کی فصاحت کے تحقیقات مین کوشش بلیغ نہ
کرین گے۔ باقی آیندہ۔

بقیہ جواب رپورٹ مسٹر ابین صاحب بہادر قایم مقام ڈیرکٹر مدارس پنجاب

لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب و
لکن البر من امن باللہ والیوم الآخر والکتب والنبین
واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن
السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ و
اتی الزکوۃ والموفون بعہدہم اذا عاہدوا والصابرین
فی البآساء والضرآء وحین البآس اولئک
ہم المتقون۔ نیکی صرف یہ نہین کہ منہ پورب یا پچھم
کرلیا بلکہ نیکی ایمان لانا ہے اللہ پر آخرت پر کتاب
پر نبیون پر اور مال کا دینا خدا کی محبت مین قریبون
کو یتیمون کو مسکینون کو اور سائلون کو اور غلام
آزاد کرنے مین اور نماز پڑہنے اور زکواۃ دینے اور
اقرار کرکے اسکا ایفا کرنا اور صبر کرنا سختیون اور
مصیبتون مین اور وہی لوگ متقی ہین پھر فرمایا ہے
ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ انسانون مین صرف
اسیکو بزرگی ہے جو بلحاظ اتقا کے بزرگ ہے ۲

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۔ ان کے باہمی اتفاق و یگانگت کی برکت و
طفیل سے نہ تو کوئی فرقہ پیدا ہوا اور نہ کوئی مخالف پارٹی
نہ مہلک تصنیفات اور نقصان رسان تالیفات کا سلسلہ
جاری ہوا اور نہ واہیات بربا و کنندہ مباحثات کی بنیاد
قایم ہوی عرب سے لیکر اسپانیہ تک اور اسپانیہ سے وہانہ
گنگا تک تمام مسلمان ایک ہے نسل اور ایک ہی شاخ
کے سمجھے جاتے تھے سیدہی سادہے الفاظ اور سلیس جملون
مین اہل اسلام کی تعلیم دیجاتی تھی نہ یہ نکتہ چینیان تھین
اور نہ یہ باریکیان نہ یہ فرقہ تھے اور نہ یہ بحثین نہ کفر
ایجاد کے فتوے تھے اور نہ شرک الحاد کے دعوے عین
حکمت صداقت پر اسلام اور اہل اسلام کی بنیاد قایم
تھی مسلمانون اور مسلمانون کے معزز عالمون اور فاضلون

۲ پھر کہا گیا ہے یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم کبیر۔ ای ایمان والو بہت بدگمانیون سے پرہیز کرو بعض بدگمانی بڑی گناہ ہین۔ پھر کہا گیا ہے لا تمش فی الارض مرحا۔ زمین پر اترا تے چلو پھر فرمایا گیا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ حکمت باتون اور نصیحتون کے ذریعہ سے سچے یعنے خدا کی راہ پر لاؤ پھر کہا گیا۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک سب سے پیاری چیز نہ خرچ کیجاے تب تک نیکی کے تکمیل نہین ہوتی پھر کہا گیا ہے استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ صبر اور صلوٰۃ سے دفع مصیبت کی اعانت لو۔ پھر کہا گیا ان مع العسر یسرا۔ رنج کے بعد خوشی ہے۔ باقی آیندہ۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۔ پر لازم ہے کہ اب بھی اوسی مبارک اور نیک طریق کو اختیار کرکے سچے طور پر بلکہ کسی قسم کی تفریق اور مخالفت کے اسلام کے حکمت آمیز اصولون اور پاک تعلیم پر عمل کرین اور دوسرون سے کرائین جب تک یہ طریق عمل اختیار نہ کیا جاویگا تب تک اسلام کو وہ رونق اور ترقی نہین ملسکتی کہ جسکا وہ پہلے دنون مین مالک اور وارث سمجھا گیا تھا۔ فقط

بقیہ حاشیہ نمبر ۳۔ ہمارے مولوی صاحبان جو اپنے سر پر وہابیت حنفیت شافعیت شیعا وغیرہ کا عمامہ باندھے ہوے ہیے ہین ان کو اسطرف مطلقا توجہ اور خیال ہی نہین ان کی ساری زندگی تمام وقت اپنے گھر کے لوگون کو مرتد کافر بنانے مین گذرتی ہے ان کی ساری علمیت ساری فضیلت وہابیت حنفیت وغیرہ کے ثابت یا رد کرنے مین صرف ہوتی ہے ان کے دلون مین انکے روحون مین آفتاب اسلام کا نور نہین پہونچا انپر قرآن کا یہ جملہ صادق آتا ہے انہم یقولون مالا یفعلون وہ جو کچھ کہتے ہین اسپر عمل نہین کرتے ان کی حالت بعینہ اس آیت کریمہ کے موافق ہے۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔ لوگونکو کہتے ہو کہ اچھے کام کرو اور خود نہین کرتے تم خدا کا قانون پڑھتے اور دیکھتے ہو مگر اوسپر عمل نہین کرتے اور نہ اوسکو سمجھتے ہو پادری صاحبان کو تو اپنی خیالات کے ظاہر کرنے کیواسطے غیر ملکون اور غیر قومون مین جاکر قسم قسم کے تکلفین اور طرح طرح کے دقتین اٹھانی پڑتے ہین ہمکو بباعث رعیت ہونے ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ قیصرہ ہند والی ہند و انگلنڈ دام اقبالہا کے اپنی خیالات کے پھیلانے اور اپنی قوم سے درست کرنے کیواسطے کسی قسم کی دقت تکلیف مزاحمت کا مقابلہ نہین کرنا پڑتا اگر ایسی مبارک حکومت اور محمودہ قیصرہ دام اقبالہا کے سایہ عاطفت مین بھی ہم اپنے خراب شدہ بگڑی ہوی حالتون کے درست کرنیکی کوشش نہ کرین تو سوا اسکے کیا کہا جاوے کہ ہم دیدہ و دانستہ اپنے شامت اعمال سے خدا کی رحمت خدا کی فضل کو ہٹا رہے ہین جس ملک پر جس قوم پر خدا رحم اور فضل کرنا چاہتا ہے اوسپر ایسے سلطنت کو ایسے لوگون کو فرمان روا اور حکمران کرتا ہے کہ جو دل سے رعیت کی بھلائی چاہتے ہین مین یقینا کہتا ہون کہ گورنمنٹ انگلشیہ رحم مہربان امن وامان کے اعتبار سے مسلمانون کے حق مین اپنی قومی سلطنتون اسلامی حکومتون سے بھی زیادہ تر مضبوط اور فیاض ثابت ہوی ہے آجتک مسلمانون کو ایسے فیاض سلطنت رحیم حامی گورنمنٹ نہین ملی مگر افسوس ہے کہ ہم اسکے فیوض و برکتون سے حصہ نہین لینا چاہتے خدا ہماری حامی گورنمنٹ ملکہ معظمہ محترمہ کیوین وکٹوریہ دام اقبالہا کو برکت و اقبال سے ہم مسلمانون کے سر پر ثابت اور قایم رکھے آمین ثم آمین۔

جنگ و جدل

گو یمنت عالیہ کی دخالت ولایا ہونے کی حیثیت مین برما کی لڑائی کے انجام پر بیحد خوشی اور تسلی سے ہم کچھ ظاہر نہین کر سکتے اور وجوہات جنگ کی ناگفتہ بہ حالت کو نظر انداز کر کے خدا کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاتے ہین کہ ہماری سرکار کی زبردستی اور فوجی قوت کی مضبوطی چشم زدن مین مستند ہوگئی یہ منظور کہ اس لڑائی مین فوج کو اپنی طاقت آزمائی کا موقع کم ہاتہ آیا اور بجائے توپون کے دنادن اور بندوقون کی ٹہنا ٹہن کے حکمت عملی سے زیادہ پر کام لیا گیا لیکن یہ بات زیادہ عقلمندی مین داخل ہے زیادہ خوش قسمتی کی مظہر ہے اور زیادہ صفائی سے ثابت کرتی ہے کہ انگلستان سے مقابلہ کو فوجی طاقت ہی درکار نہین ہے بلکہ اور بہی طاقتون کی ضرورت ہے اب جبکہ معاملہ طے ہو لیا ہے اور بادشاہ قید کیا گیا ہے جنگ کی وجوہات پر غور کرنا اور شور مچانا فضول ہے اور ان مطالب کو زیر بحث لانا ہے جن کو مدنظر رکھکر اس برائے نام لڑائی کو چھیڑا گیا ہے رائے کا اظہار اس موقعہ پر درست ہے جبکہ اسکی شنوائی اور عملدرآمد کا وقت ہو لیکن جبکہ تیر ہاتہ سے نکل چکا شکار مارا گیا اسوقت اسپر بحث کرنا اور اسکے خلاف مین زور دینا علاوہ اظہار بے وقوفی کے باعث رنج و ضرر بہی ضرور ہوتا ہے اسواسطے ہم اپنا فرض سمجھتے ہین کہ گورنمنٹ عالیہ کو جنگ سے ناخوشگوار نتیجے پر صدقدل سے مبارکباد دین اور خدا سے امید رکہین کہ اس سے انگریزی حکومت کا شہرہ ہونے کا دبدبہ جیسے اور تمام سابقہ بدنامیون کا داغ دھبہ کے سر سے دھو کر غائب غلط رہے آمین۔

مسلمانون کی تسلیم

مسلمانون کی سوال کے متعلق بارہ مین لارڈ منٹو نے لاٹ صاحب بنگالہ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جسکے سرپرست جی سی پال صاحب مقرر ہوے اور ممبران مندرجہ ذیل ہین مسٹر امیر علی بیرسٹر۔ نواب عبداللطیف خان بہادر سی ائی ای نواب میر محمد علی اور مسٹر بی نارمن (سکریٹری) یہ کمیٹی ان جاگیرات کی تحقیقات کریگی جو مسلمانون کے طرف سے واسطے تعلیمی کام کے وقف کے گئی ہین اور عرصہ چہ ماہ مین رپورٹ مرتبہ پیش ہوگی

ہندوستان

ہندوستان کا ۱۶ کروڑ روپیہ ۲۵ ہزار انگریزون کے جیب مین بطور تنخواہ داخل ہوتا ہے ۶۰ کروڑ بصورت تجارت یہان سے نکالا جاتا ہے لیکن ۱۶ کروڑ ہی نہین ہے جو تنخواہون کی صورت مین انگریزی جیبون مین جاتا ہے یہ تو وہ رقم ہے جو ۲۵ ہزار انگریز لیتے ہین جنکی تنخواہین ایک سو روپیہ سے زیادہ ہین حالانکہ ہزارون انگریز اور ریوریشین ایسے ہین جو اس سے کم تنخواہ پاتے ہین علاوہ برین ۷۵ ہزار انگریزی سپاہ ہندوستان کے روپیہ سے پیٹ پالتی ہے اور یہ حساب کیا گیا ہے کہ ہر ایک سپاہی پر ۲ ہزار روپیہ سال صرف ہوتا ہے ان رقوم عظیم کے مقابلہ مین چنگیز خان تیمور لنگ نادرشاہ کی لوٹ کیا وقعت

جو اگر ہوتی تجو تو شاید نصف صدی مین ایکبار حالانکہ یہ
روپیہ ہر سال یہان سے بھیجا جاتا ہے۔

اخبار تار

قسطنطنیہ ۱۹ دسمبر۔ احمد مختار پاشا جو مصر سے ترکی کمشنر
اور سر تجہ وی اور عثمان کو مصر کی بندوبست کے لئے
کمک و مدد دینے کے لئے مقرر ہوے ہین ہنوز قسطنطنیہ
سے نہین روانہ ہوے اسلئے کہ سوڈان مین پھر جنگی قوت
روز بروز ترقی پکڑنے کے باعث ان کی روانگی مین
تعویق ہوی۔

وادی حلفہ ۱۹ منہ۔ کیامران ہیلا ندرس سے لفٹن کیامران
جو حال خوشی سے جنگ مین زخمی ہوا تہا سو مرگیا۔

نش ۲۰ منہ۔ گریٹ پورٹ سے ملکہ ی ایلچی کی کمیشن سرحد
بلغاریہ کی سرحد پر پہونچی۔

نش ۲۲ منہ۔ گریٹ پورٹ کی ملکہ ی کمیشن اس معنی کا فیصلہ
دی کہ ۵ ماہ منہ تک سرویہ کی فوج بلغاریہ کے ملک
سے خارج ہوجاوے اور ۱۰ ماہ منہ تک بلغاریہ کی
فوج سرویہ کے ملک سے نکل جاوے اور جنگی مہلت
غرہ مارچ تک دی گئی ہے۔

لندن ۲۲ منہ۔ ہندوستان مین انگریزی فوج زیادہ
کرنے کے باب مین بندوبست ہوچکا ہے اور دوسری
جنوری کو ہزار سپاہی یہان سے ہندوستان کو
روانہ ہونگے اور باقی ۹ ہزار وقت بوقت روانہ
ہوتے جاوینگے۔

رنگون ۲۲ منہ۔ شوگین کا عذر تین چار روز سے ترقی پر ہے
۱۸ ماہ منہ کو چار دیا پانچ سو برمیون نے شوگین پر

حملہ کئے مگر ہٹا دے گئے اور انمین سے ۹ مارے گئے اور ۵۶
مجروح ہوے اور اسیر۔
ہندتو نامی شہر پر جہان اسسٹنٹ کمشنر مسٹر شاہ اور
پولس کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر اسٹیڈان اور ۲۵
پنجابی اور چند برمی پولس کے جوان پر حملہ ہوا۔
اور دشمن نظر آتی ہے برمی پولس کے جوان اپنے ہمراہیون
کو چھوڑ کر فرار ہوگئے اور وہان تہے سو لوگ تین
روز تک مورچون مین پناہ لئے جب ان کے بارود
گولی اتمام کو پہونچی یہ بہی شب کا وقت پیگو کو فرار
ہوگئے۔
ہم اخیر کو ایف روانہ کئے تب سے شوگین اور کیک تو کے
قریب وجوار مین واقع ہے سو لوگ اور بہیت مین
اور سوائے ان کے دوسرے بڑے بڑے قریون کو
مخالفون نے آگ لگا دی میگٹ کیو کے قریب واقع ہے
سو پیگو کا نالہ کاگیت اور ابیا بند توڑ دے اور
اس نالے کے پانی سے قریب چالیس ہزار روپیہ کا نقصان
ہوا پیگو اور شوگین کو قریب پانسو پچاس سپاہ اور
دو جنگی کشتیان روانہ ہوے اور مولمین سے ایکسو
ستر سپاہی اور تیس پولس والے تہانتون کو روانہ
ہوے اور رانیسوین کو بیلنگ کو سو سپاہی روانہ ہوے
رنگون مین فقط چار سو سپاہ ہونے کے باعث آج شام
کو شہر سے گشت کے لئے والنٹرس کو حکم دیا گیا اور
تانگو ریلوے کی بڑی خبرداری ہو رہی ہے اور
پیگو کے خلفشار کو مٹانے کے لئے جنرل بک روانہ ہوے
یہان کی برٹش گورنمنٹ ان مخالفون سے سرکردون

کو گرفت و گیر کرنے کے لئے پانچہزار روپیہ مقرر کی ہے۔
گریگ بزعم خود موقوف نہو تو پیگو شوگین بہلنگ کی
کل زراعت تباہ و تاراج ہوگی ان مخالفون کا تعداد
آٹہ سو کا ہے اور یہ لوگ بغاوت کرنے سے آگے
جہان ہمارے دلیور وین افسر رہا کرتے تہے تجویز
کی یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ اون کی تجاویز سے
ہمارے افسر واقف نہین ہوے انکا سرخیل برانگی
ہے جو وہ یہ مشہور کیا ہے کہ شاہ تھیبا اپر برہمہ
مین انگریزی فوجکو شکست دیکر مجہ کو پیگو شاہ سریم
انگریزون سے چھین لینے کے لئے اور اپر برہمہ سے
انگریزون کو نکال دینے کے لئے یہان روانہ کیا ہی۔
برہمہ کے اسیٹ ریلوے کے چیف انجنیر مسٹر میاتھیوس
منڈالہ اور پنیک یانگ کے درمیان ریلوے ڈالنے
کے لئے روانہ ہوے ہین بہامون کے صوبہ کوچین
والے درخواست کرتے ہین وہ صحیح نہین ہے۔
بہامون اور چین کے درمیان کیا چین کا زنجیرہ
جو اب چین والون کے زیر تخت ہے واقع ہے۔
نش ۲۴ منہ۔ بلغاریہ اور سرویہ نے گریٹ پور کے
ملٹری کمیشن مقرر کی سو جنگی مہلت کے شروط کو
اقبال کرلئے اور صلح نامہ ٹہرانے کے لئے شوری
مقرر کرنے والے ہین۔
پارس ۲۲ منہ۔ فرانس اور مڈاگاسکر فیما بین صلح
ہو چکی ملگیسی گورنمنٹ اس ناپو کو فرانس سے حفاظت
مین رکہنی اور مانتا نانا ریو یو مین فرنچ رزیڈنٹ
قایم کرنے راضی ہوے۔ اور یہ فرنچ گورنمنٹ مڈاگاسکر
سے کل مقدمات پر اپنی حکومت کو بحال رکہیگی اور روس ملین
فرانک پامالی جنگ کو مڈاگاسکر کی گورنمنٹ دیگی تک
تا یائیو نامی شہر مین فرانس کی فوج مقیم رہیگی۔
قسطنطنیہ ۲۳ منہ۔ گذشتہ شب کو احمد مختار پاشا ترکی
اسپیشل کمشنر اسکندریہ کو روانہ ہوے۔
صوفیہ ۲۳ منہ۔ پرنس الگزنڈر نے اپنے ممالک مین
احکام جاری کیا ہے کہ جنگی مہلت غرہ مارچ تک دیے
گئی ہے اور بلغاریہ کی فوج اور اوسکی جوانمردی و
چستی و چالاکی اور سرویہ سے فوج کو شکست دینے
کے باب مین زار روس جو تعریف کیا ہے اوسکا شکریہ
ادا کرنا چاہیے۔ اور ہز ہینس اس بات کا اعتراف کرتا ہے
کہ یہ فتح جو ہماری فوج حاصل کی ہے فقط روسی جنرلون
سے ہوی۔
پارس ۲۳ منہ۔ میانشیر بریسن و پینیون سے چیمبر مین
یون بیان کیا کہ تانگوئن کو خالی کر دینے کے باب
مین پہلے چین سے مصالحت کر لینا چاہیے۔
لندن ۲۴ منہ۔ کل سے روز بادی کالیہ لیرین اور
پانڈی پریدیمین دو دو کان ار گئے جسکے باعث دو
سو آدمیون کا نقصان ہوا۔
رنگون ۲۵ منہ۔ تھا تمیو سے آئی سو کو ایف سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ ہیئت ماؤ سے مغربی سرحد پر جو کرنل
ہاملن اور لفٹن چرچ ہل کے ماتحت روانہ ہوئی تہی
سو کالم کو پیگو سے غدر کی اندادہ کے لئے روانہ ہونے
کا حکم ہوا میجر لا کے ماتحت مشرقی سرحد کی جانب روانہ
ہوی تہی سو کالم پانگی ۔ پنگی جہان فی الحال

امن وامان ہے۔

رنگون گزٹ کا مراسلہ نگار معلوم کراتا ہے کہ ننگ یانگ کالم سے ۲۵ سپاہی ہیضہ سے فوت ہوے اور ۵۸ درست ہوے ان مین ۵ یورپین اسی شکوہ سے موے۔

کلکتہ ۲۵ مئی۔ آجکے روز کلکتہ کا نوشن بڑے کاصاحب سے ساتھ کہلا اور کل کی راے نئی لیجسلیٹو کونسل کو مقرر کرنیکی تھی اور مہاراجہ دربھنگہ مسٹر میانڈلیک اور دوسرے دیلکٹس جو اطراف سے آئی ہوی اس مجلس مین جمع تھے اور ان لوگون کو عرضی کا مضمون سنہ انے کے لئے حکم دیا گیا۔

گلزار اخبار

سوڈان مین جنگ کی خرابی پہر اسی درجہ پر پہونچگئی۔ تازہ جنگ سوڈان مین انگریز دنکی فوجکا سخت نقصان ہوا انگریز دسرے یہ جنگ کا رکنا یورپ سے طاقت سے باہر ہو گیا۔ سردیہ ایک لاکھ ۷ ہزار آدمی میدانمین لاتا ہے بلگریہ ۷ ہزار گورہ فوج مصر مین انتظام وامن کے لئے موجود ہے۔ روس نے قلمرو خارس مین زبردستی جنگی چوکیان مقرر کرلین نظام حیدرآباد نے ترجمہ انگریزی حیا بہارت کی لئے ۴ ہزار بھیجدیا۔

مہاراجہ میسور کی تمام ریلوے انگریزی کمپنی سے ہاتھ اگئی۔

شاہ برما فقط ۶ لاکھ کے جواہرات اپنے ہمراہ لاسکے باقی ضبط برمامین عنقریب انگریزی سکہ رائج ہوجاویگا۔

کوشش وپیش ہے برما کی راہ چین تک صاف نکالیجاوے۔

شاہ برما کی جائداد پر دیکھہ بھال سے قبضہ ہو رہا ہے۔

شاہ برما چھکڑے پر سوار کرکے محلون سے نکالے گئے تھے۔

برما کے پوجاریون کو یقین دلایا گیا کہ ان کے مذہب مین مداخلت نہ ہوگی۔

مہم برما کا انگریزی صدر مقام خاص محلات شاہی مین مقرر ہے بہت جلدی ملک کے الحاق کا اشتہار کیتے ہین دیا جاویگا بہتون کا خیال ہے کہ حکومت برما حسب دلخواہ شہزادہ کے سپرد ہوگی۔

برما سے سلوک کلی کا اختیار حضور لارڈ ڈفرن کو سونپا گیا۔

ترقی تجارت کے لحاظ سے امید کہ الحاق برما ہی وقوع مین آئے انگریزی فوجین قلمرو برما مین طغرموج دور کر رہے ہین۔

شاہ برما سے ساتھ دو ملکہ ۲ شہزادی ۱۲ باندی ۹ خدمتگار ہین۔

منی پور علاقہ برما مین گیارہ انگریز سوداگر بھی قتل ہوے

شاہ برما کی حفاظت پر ۴ سپاہی دیسی فوج سے تعینات ہوے

شاہی محل برما سے ۳ ہزار یورپین انگریزی فوج کا ہاتھ آئین

سردیہ بلگریہ کی اور یہ اوسکی شرایط پیش کردہ ہین ما آن دونون مین یورپ کو شان ہے کہ عارضی امن ہی بالفعل قایم ہو۔

شاہ بلگریہ کو سمجھانے کے لئے حضور سلطان روم نے مجید پاشا کو روانہ کیا۔

روس آسٹریہ نے جنگ عالمگیر کے لئے فوجی کارروائی شروع کردی۔

حضور سلطان روم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے خود فرمایا ہم میدان جنگ مین ۵ لاکھ فوج لائین گے۔

علاقہ بلغانین ۲۵ ہزار سلطانی فوج جرار تیار ہے۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا۔

منشورِ محمدی

BANGALORE.

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل - گویان صفت و سیرت مبرد محمدؐ

نمبر ۹ | مطبوعہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۰۳ ہجری بنگلور | جلد ۱۵

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ معہ محصول بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیئے

اشتہار کتاب دفع التلبیسات

اسمین نہایت عمدہ دلایل سے اثبات نبوت محمدی کیا ہی اور پادری عماد الدین کے شبہات کا جواب دیا ہے اور اناجیل مروجہ کا بے سند اور غیر الہامی ہونا علمائے مسیحیہ کے اقوال سے ثابت کیا ہے حجم کتاب ۱۱ جز قیمت عمدہ کاغذ کی ۸ر معمولی کاغذ کی ۶ر محصول ار-

المشتہر سید محمد ابراہیم ساکن کانپور بوچر خانہ خورد-

بقیہ مضمون دفع الاغالیط فی تحقیق الفارقلیط

الثامن عشر ۱۸ء مین ایک شخص نے اپنی فارقلیط ہونے کا دعوی کیا اور ہزاردن عقلمند و لایق عیسائیون نے اوس کی پیروی بہی کی جیسا کہ اوپر گذرا اور انعام عام مین لکہا ہے ۱۸۱۸ء مین مونتانس نے پیغمبر کے طرحے رسالت کا دعوی کیا اور ایشیائے کوچک مین دعوت شروع کی اور اوس نے یہ بہی دعوے کیا کہ مین فارقلیط ہون رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۸ یہان سے ثابت ہے کہ فارقلیط سے مراد روح القدس نہین بلکہ قدیم عیسائی بہی فارقلیط سے مراد کوئی انسان سمجہتے تہے تب تو مونتانس نے بہی انسان ہوکر یہ دعوی کیا اور عیسائیون نے بہی اوسے مان لیا چنانچہ اردو تواریخ کلیسیہ مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ ۱۷۱ء مین اوسنے فروگیہ اور ایشیائے کوچک کی دوسری صوبون مین اپنکو فارقلیط قرار دیا جسکے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لئے بہتری دیندار کر رہے تہے پیشتر بہتر سے ان ملکون مین اوس سے پیرو ہو گئے انتہی - پس الہام ربانی کا تکملہ حقیقی فارقلیط یعنے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن نازل ہونے سے ہو گیا کہ اب الہام منقطع ہے افسوس کہ نصاری اس زبانی فارقلیط سے پیرو ہو گئے اور دیندار بہی اوس دہوکے مین آگئے مگر حقیقی اور سچے فارقلیط سے ابتک ان کی سرکشی ہے اور نہایت غور سے لایق یہ بات ہے کہ بعد ظہور اوس سچے اور حقیقی فارقلیط کی جسکا ذکر یوحنا ۱۶ باب ۱۹ مین اسطرح ہے کہ فیعطیکم فارقلیط آخر ترجمہ عربی ۱۸۷۱ء ۱۸۵۸ء اور قرآن مجید مین ہے یاتی من بعدی

اسمہ احمد پھر اذ رکسی نے فارقلیط ہونے کا دعوی نہین
کیا انہتی - یہان پر پادریون سے چند اعتراض ہین
اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ ان کو لکھکر اوس کا جواب
بہی لکھا جاوے تاکہ ہر طرحسے یہ امر متحقق ہو جاوے
کہ فارقلیط پیغمبر اسلام محمد علیہ الصلواۃ والسلام ہی
کا نام نامی و اسم گرامی ہے نہ کہ اوس سے کچہ اور معنے
ہین - اول یہ ہے فارقلیط کی تفسیر روح القدس سے
سابقہ وارد ہوی ہے پس اوس سے محمد صاحب کو
مراد لینا کیونکر درست ہوگا - تو ہم کہتے ہین کہ یہ تفسیر
کسی وجہہ سے جعلی و الحاقی ہے اولا اسوجہ سے کہ انجیل
مین روح القدس کا ذکر اکثر آیا ہے مگر اور کہین یونن
مذکور نہین کہ فارقلیط یعنے روح القدس پس قرینہ
سیاق و سباق اسکا مزاحم ہے وثانیا اکثر تراجم عربیہ
اور اردو ۱۸۱۴ء مین جتنے ضمیرین لفظ مبشر یہ سے طرف
پھرتے ہین سب مذکر ہین مگر ۱۸۳۹ء وغیرہ حضرات مترجمین
نے سب کو مونث بنا ڈالا یہ بہی ایک نشانی جعل کی ہے
ثالثا بعض نسخہ انجیل سے ایسے بہی دیکہے گئے ہین کہ جسمین لفظ
اعنی یا یعنے حرف تفسیر ہی ہے یا نہین رابعا ترجمہ عربیہ ۱۸۱۱ء
مین یہ تفسیر یون کی گئی ہے اذا جاء روح القدس المعزی
اور ظاہر ہے کہ تفسیر کسی پیچدار جملہ یا غیر مشہور لفظ کی
ہوا کرتی ہے پس روح القدس کہ مشہور ترین الفاظ
و مفاہیم سے ہے پہر اوس کی یہ معنی تفسیر کرنا چہ معنے
دارد اور پہر بفرض زعم ان مترجم صاحب کے روح القدس
تو فارقلیط کا ترجمہ ہوا پہر معزی کس کا ترجمہ ہے -
اگر کہو کہ دونون اوسی کے مفہوم مین داخل ہین تو

ہم کہینگے کہ حقیقۃً دونون ایک لفظ کی مفہوم مین داخل
نہین ہو سکتے والا اشتراک لازم آویگا اور اس صورت
مین بدون قرینہ معتبرہ کی اپنے معنے مقصودہ پر دلالت
نہ کریگا اور یہان کوئی قرینہ نہین اور اگر کہو کہ ایک
حقیقتاً ہے اور ایک مجازاً تو ہم کہینگے کہ اولاً اسمین
جمع بین الحقیقۃ والمجاز لازم آویگا وثانیاً پادریون
سے روح القدس گہت بڑہا دیگی اور اگر کہو کہ معزی
اسی روح القدس سے صفت کاشفہ ہے تو ہم کہینگے
کہ چونکہ یہ اصل مین نہین ہے آپ اسکو صفت کاشفہ
ٹہرا تے ہین اور درحقیقت یہی الحاق ہے فثبت
المطلوب - وثانیاً میزان الحق و مفتاح الاسرار وغیرہا
سے ثابت ہے کہ پادریون کے نزدیک روح القدس و
روح القدس و روح الحق و روح الصدق و روح
قدس اللہ سب کے ایک ہی معنے ہین اور یوحنا کے
رسالہ اولی سے معلوم ہوتا ہے کہ روح الحق اور
روح الضلال سے واعظ الحق و واعظ الضلالۃ اور
روح سے مطلق واعظ مراد ہوا کرتی ہے پس اگر فارقلیط
کے معنے ہم روح القدس و روح الحق تسلیم ہی کرلین
اور اوس سے واعظ الحق جو اسم شریف و منصب
اصلی حضرت بانی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام کا ہے
ٹہرا دین تو ہمارا کیا نقصان ہے گاڈفری ہگنس کا
قول ہے عیسائیون نے کل زمانون مین اکثر اپنی
آپ کو مورد انعام روح القدس سمجہا ہے اور فرقہ
کویکرس ان لفظون سے کہتے ہین کہ عیسائی روح
القدس سے متحرک ہین یہ حرکت کیا ہی اسکا بصحت

بیان کرنا بہت سہل نہین ہے کیونکہ لفظ مذکور کے مختلف شخصون نے مختلف معنے کہے ہین یہ غالب ہے کہ محمد نے دراصل یقین کیا ہو کہ مجھ مین باطنی حسن ربانی ہے جو بعض باتون مین مثل حرکت مذکورہ بالا ہے آپ کی پیروی کہتے ہین اسکا آپ کو دعوی تھا اور رچلس کا قول ہے کہ اسی پر کل دین محمدی کی بنا ہے اور وہ عیسائیون سے مورد انعام ہونیکی برعکس بحث کرتا ہے کیونکہ اسکا یہ قول بجا ہے کہ یہ بات اگر تسلیم کر لیجاوے تو اوس سے اگر دین عیسوی کے راستی کا ثبوت ہوگا تو دین محمدی کا بھی ہوگا کسی شخص کو انکار نہین ہو سکتا کہ جب کوئی شخص انعام مذکور کا مدعی ہو تو وہ اوسمین ضرور ہوگا کیونکہ بجز شخص مذکور اور کوئی شخص اس امر کی تمیز و تصدیق نہین کر سکتا ہین اوس کو غیر ممکن خیال کرتا نہین کہ محمد کو اس انعام سے مورد ہونے کا یقین تھا دیندار اور نیک عیسائیون کو روزمرہ اپنی نسبت ایسا ہی یقین رہتا ہے انتہی۔ والثانی نسخہ عربیہ مین کم اور اردو مین تمہین اور انگریزی مین یو shall اس پر دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ آنیوالا اسکے مخاطبین کے زمانہ ہی مین آیا حالانکہ محمد صاحب اون کی زمانہ سے بہت بعد آئے تو اوسکا یہ جواب ہے کہ یہ خطاب بعینہ بشخصہ نہین ہے بلکہ بنوعہ و بجنسہ ہے دیکھو متی کی ۲۶ باب کی ۶۴ آیت مین ہے مین تم سے کہتا ہون کہ بعد اس کے تم ابن آدم کو قادر کے دہنے ہاتھ بیٹھے ہوے آسمان کے بادلون پر آتے ہوے دیکھوگے۔ فما ہو جوابکم فہو جوابنا۔ بالجملہ

بقیہ جواب قادر بخش صاحب کیٹ کسٹ کشمیری

اب بتلائے کہ آیا یہ اختلاف بیاری ہے یا وہ جو ہمارے یہان امام مہدی کے بارہ مین واقع ہوا ہے کیونکہ مسیح کے الوہیت کا اقرار کرنا اصل مذہب مروجہ عیسائی کا جزو اعظم بلکہ اصل اصول ہے جو اس اصل سے ایک فرقہ منکر ہے ایک اور فرقہ کا عقیدہ ہے کہ خدا دو ہین ایک خالق خیر دوم خالق شر توریت بھیجی ہوی خالق سراور انجیل بھیجی ہوی خالق خیر کی ہے۔ اب بتلائے کہ تثلیث کدہر اور رہ گیا جسپر مسیحیون کا دارومدار ہے ایک اور فرقہ حضرت مسیح کے مصلوبیت سے منکر ہو کر اناجیل کے پچھلے باب جنمین ان کے مصلوب ہونے کا ذکر ہے الحاقی جانتے ہین۔ لیجئے جناب ایسی بڑی بات مین اختلاف ہے جسپر عیسائیون کی نجات منحصر ہے ایسے اختلافات بہت ہین کہان تک لکھا جائیگا۔

قول انکا محمد صاحب بڑے دانشمند تھے الخ جناب اسمین کچھ شک و شبہ نہین کہ آنحضرت سب لوگون سے افضح و اعلم و اشجع تھے اور سب اوصاف حسنہ سے موصوف تھے مگر آپ کے باتون سے کچھ اور ٹپکتا ہے یعنے در پردہ یہ اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت نے پیش بندی اور فریب سازی کئے ہے نعوذ باللہ اسلئے آپ کے سمجھانے کے لئے کچھ انجیل شریف سے لکھنا پڑا۔ واضح ہو کہ انجیل متی باب ۱۰ مین یون لکھا ہے کہ تم اسرائیل کے سب شہرون مین نہ پھر چکوگے جب تک ابن آدم نہ آلے۔ پھر ایک اور جگہ لکھا ہے کہ مین جاتا ہون